15 جون 2020ء

شعبہ بینکاری کو روناوائرس کی وبا کا مقابلہ کرنے کا اہل ہے: مالی استحکام کا جائزہ 2019ء

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اپنی اہم سالانہ مطبوعہ "مالی استحکام کا جائزہ برائے 2019ء" جاری کر دی ہے۔ اس میں مالی شعبے کے کئی زمروں بشمول بینکوں، غیر بینک مالی اداروں، مالی بازاروں، غیر مالی کارپوریٹ اداروں اور مالی بازاروں کے انفراسٹرکچرز کی کارکردگی اور خطرات کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

مالی استحکام کے جائزے میں کہا گیا ہے کہ صحت کے عالمی بحران کا سبب بننے والی کورونا وائرس کی وبا نے عالمی اور ملکی معیشت پر نمایاں اثرات ڈالے ہیں۔ دوسرے ملکوں کی طرح پاکستان پر بھی اس کے تباہ کن اثرات ابھی پوری طرح سامنے آنا باقی ہیں۔ ملک لاک ڈاؤن نافذ کرنے کے بعد چند پابندیاں نرم کرنے کی طرف رواں دواں ہے جبکہ انفیکشن کی سطح بڑھ رہی ہے۔ اس سے معاشی سرگرمیوں کو معاونت ملنی چاہیے۔

اسٹیٹ بینک نے خطرات کو کم کرنے اور متعلقہ فریقوں کو سہولت دینے کی خاطر متعدد پالیسی اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات میں یہ شامل ہیں: زری نرمی (monetary easing)، سرمائے کے بفرز کھولنا، کارپوریٹ، ایس ایم ای اداروں، اور گھریلو قرض گیروں کے لیے قرضے کی اصل رقم کی ادائیگی کا التوا، قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ / ری شیڈولنگ، رعایتی قرضوں کی فراہمی تاکہ ملازمتوں کو تحفظ دیا جائے اور کورونا کی وبا کا مقابلہ کرنے کے لیے صحتِ عامہ کے نظام کو مستحکم بنایا جائے، مالی خدمات کی دستیابی اور تسلسل یقینی بنانا، اور ادائیگی کے نظام سے متعلق اخراجات میں کمی لانا۔ ان اقدامات کے نتائج آنا شروع ہو گئے ہیں کیونکہ بینکوں نے تقریباً 495 ارب روپے کے قرضوں کو مؤخر کر دیا ہے اور تقریباً سات سو ہزار قرض گیروں کے تقریباً 70 ارب روپے کی ری شیڈولنگ / ری اسٹرکچرنگ کی گئی ہے۔ ملازمین کی برطرفیاں روکنے کی ری فنانس اسکیم کے تحت تقریباً آٹھ سو اور پچاس ہزار ملازمین پر مشتمل 1172 کمپنیوں کے لیے تقریباً 93 ارب روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ اب تک کیے جانے والے اقدامات کی مکمل فہرست اور ان کے نتائج اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ میں اس لنک (http://www.sbp.org.pk/corona.asp) پر دستیاب ہیں۔

آگے چل کر عالمی اور ملکی معاشی بحالی کی رفتار اور وسعت کا دارومدار کورونا وائرس کی سمت سے ناگزیر طور پر منسلک ہے۔ اس پس منظر میں اسٹیٹ بینک پیش رفتوں کی کڑی نگرانی کر رہا ہے اور معاشی اور مالی استحکام کی حفاظت کے لیے اپنی دائرہ کار میں رہتے ہوئے تمام پالیسی اقدامات کے لیے تیار ہے۔

مجموعی طور پر یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ گذشتہ برسوں میں تشکیل دی جانے والے مضبوط سرمایہ جاتی بفرز نے پاکستان کے بینکاری شعبے کی استقامت میں خاصا اضافہ کر دیا ہے۔ مالی استحکام کے جائزے میں کی گئی دباؤ کی جانچ کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ دھچکے کے معقول ترین منظرناموں میں بھی شعبہ بینکاری لچکدار رہے گا جو کہ بینکوں کی اکثریت کی مضبوط سرمایہ جاتی اور سیالیت کی پوزیشن کا عکاس ہے، جس پر اگلی سطور میں بحث کی گئی ہے۔

مالی استحکام کے جائزے میں بتایا گیا ہے کہ سال کے ابتدائی حصے کے دوران صبر آزما مدت گزار کر 2019ء کے اختتام تک مالی شعبے کے استحکام میں بہتری آنا شروع ہوئی۔ استحکام کے اقدامات کے نتیجے میں، مارکیٹ کے فریقوں میں پائی جانے والی غیر یقینی صورت حال کے ساتھ ساتھ بیرونی اور مالیاتی عدم توازن سے پیدا ہونے والے کلی معاشی خطرات کا سال کے آخر تک خاتمہ ہونے لگا۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ، مارکیٹ پر مبنی مستحکم شرح مبادلہ، مالی خسارے میں استحکام اور معاشی سرگرمی خصوصاً بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) کی دوبارہ بحالی ملک میں اقتصادی بحالی کے ابتدائی آثار تھے۔ بہتر احساسات کی وجہ سے، مقامی اور غیر ملکی دونوں سرمایہ کاروں نے ملک کی ایکویٹی اور بانڈ مارکیٹ میں پوزیشنیں لینا شروع کر دیں۔ کلی معاشی تناؤ میں کمی آئی تو مالیاتی شعبے کا استحکام بہتری ہو گیا۔

2019ء کے دوران مالی شعبے کی مجموعی اثاثہ جاتی اساس 11.74 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ برس کی نمو سے 7.46 فیصد زائد تھی۔ اس نمو میں سب سے زیادہ حصہ بینکاری شعبے کی جانب سے آیا، جو مالی شعبے کا سب سے بڑا جز ہے۔ مالی منڈیاں، جو 2019ء کی پہلی ششماہی میں تغیر پذیری کا شکار رہیں، ان میں دوسری ششماہی کے دوران استحکام دکھائی دیا، کیونکہ مارکیٹ پر مبنی شرحِ مبادلہ کے نظام پر منتقلی کے بعد مبادلہ منڈی کے آپریشنز ہموار ہوگئے۔ 2019ء کے اختتام تک ایکویٹی منڈی میں بھی واضح بحالی دکھائی دی حالانکہ دوران سال اس میں کافی اتار چڑھاؤ رہا۔

مالی استحکام کے جائزے میں یہ بات اجاگر کی گئی کہ بھرپور نفع آوری کے باعث ادائیگی قرض کی صلاحیت (سالوینسی) کے مضبوط ہونے سے شعبے کی لچک بڑھی ہے۔ شرحِ کفایتِ سرمایہ (CAR) کے ساتھ بڑھ کر 17.0 فیصد ہوگئی، جو کم از کم عالمی اور ملکی ضوابطی شرائط سے خاصی زائد تھی جو بالترتیب 10.5 فیصد اور 11.5 فیصد ہیں۔ 2019ء کے دوران بینکاری شعبے کی آمدنی 14.3 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 170 ارب روپے ہوگئی، جبکہ گذشتہ چند برسوں کے دوران سکڑاؤ ہوتا رہا۔ اس شعبے کی بلند سودی آمدنی نے خالص سودی مارجن (این آئی ایم) کو 4 فیصد تک بڑھا دیا، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 60 بی پی ایس اضافہ تھا۔ اسی طرح، نفع آوری کے اظہاریے، جیسے اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی بھی بڑھ گئے۔ اگرچہ معاشی سست روی اور بلند مالکاری لاگتوں کے باعث قرضوں کی طلب کمزور رہی، تاہم 2019ء کے دوران بینکوں کے اثاثوں میں 11.73 فیصد اضافہ ہو، جس کی بنیادی وجہ ٹریژری و ثیقہ جات میں ہونے والی سرمایہ کاری میں اضافہ تھا۔ اگرچہ اثاثوں کے معیار میں کچھ ابتری دیکھی گئی اور غیر فعال قرضوں میں نمایاں اضافہ جاری رہا۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ ڈپازٹ بیس میں بھی 11.92 فیصد اضافے کے ساتھ بحالی دکھائی دی اور اس نے اثاثوں کی نمو کی تقویت کے لیے وسائل فراہم کیے۔

جائزے سے پتا چلتا ہے کہ 2019ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی زبردست رہی۔ نہ صرف ان کے اثاثوں میں 23.52 فیصد اضافہ ہوا بلکہ ان کی نفع یابی بھی بڑھ گئی، جس نے بینکاری شعبے کی مجموعی آمدنی کو تقویت دی۔ تاہم ان کے ڈپازٹس میں رقوم کی آمد نے اسلامی بینکاری اداروں کے لیے سیالیت کے مؤثر انتظام کی دشواریوں کو مزید پیچیدہ کر دیا کیونکہ انھیں شریعت سے ہم آہنگ آمدنی کے اثاثوں کے محدود مواقع کا سامنا تھا۔

جائزے میں دیکھا گیا ہے کہ زیرِ جائزہ مدت میں غیر مالی کارپوریٹ شعبے کے ساتھ ساتھ غیر بینکاری مالی شعبے کی کارکردگی بھی خاصی بہتر رہی۔ مزید برآں، مالی منڈی کے انفراسٹرکچر نے الیکٹرانک اور کاغذ پر مبنی لین دین کے بڑھتے ہوئے حجم اور قدر کو مستعد اور مؤثر طریقے سے سنبھالا۔

مالی استحکام کا جائزہ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ میں اس لنک پر دستیاب ہے: http://www.sbp.org.pk/FSR/2019/index.htm

****